دارُالإِفتاء

مرکز تعلیم و تحقیق

گلشن تعلیم، موٹروے چوک، H-15، اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ ________ فتوی نمبر ________

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسوله الکریم امابعد۔!

مفتیان کرام سے درجہ ذیل مسئلہ (جو نکاح سے متعلق ہے) کا شرعی موقف مطلوب ہے:

مسئلہ کچھ اس طرح ہے کہ قاری عبید الرحمان صاحب نے انیس سو ستانوے 1997 میں اپنے بھائی غلام اللہ کی شادی کرانے کا ارادہ کیا اس لڑکی سے جو غلام اللہ کی منگنی میں تھی تو قاری عبید الرحمٰن صاحب نے لڑکی کے گھر والوں سے شادی کی بات کی تو وہ اس شادی (غلام اللہ کی اس لڑکی سے) پر راضی ہو گئے اور دونوں فریقین شادی کے تمام انتظامات کرنے لگے جیسے ہی انتظامات مکمل ہو گئے اور شادی شروع ہوئی جس میں مہمان و دیگر افراد بھی شریک رہے، آخر میں جب دلہن کی رخصتی کا وقت آیا تو عین اسی موقعہ پر دلہن کے گھر والوں نے قاری عبید الرحمن صاحب سے اس دلہن کے بدلے دوسری لڑکی جو (قاری عبید الرحمن صاحب اور غلام اللہ کی بہن تھی) جو (دلہن کے بھائی) سعید اللہ کے نکاح میں دینے کا مطالبہ کیا تو قاری عبید الرحمن صاحب نے بعض وجوہات کی بنا پر اس رشتے کو دینے سے منع کیا۔

پھر دلہن کے گھر والوں نے قاری عبید الرحمان صاحب سے ان کے بڑے بھائی مولانا عبید اللہ کی بڑی بیٹی کا مطالبہ کیا (جو قاری عبید الرحمن صاحب کی بھتیجی تھی) جس پر قاری عبید الرحمان صاحب نے اولا انکار کیا اور معذرت پیش کی اور کہا کہ اس کے والدین موجود ہیں (یعنی ان کے والدین کی مرضی جہاں چاہے اپنی بیٹی کے رشتہ کا تعین کرے) اس معاملے پر مجھے کوئی اختیار نہیں ہے۔

لیکن پھر بھی دونوں فریقین کے درمیان کافی بحث و مباحثہ ہوا بالآخر قاری عبید الرحمن صاحب مجبور ہو کر بنت عبید اللہ جو کہ نابالغ تھی کا نکاح سعید اللہ سے کروایا، اس وقت لڑکی (بنت عبید اللہ) اور انکے والدین ان تمام صورتحال سے لاعلم تھے جب لڑکی کے والد عبید اللہ کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے اپنی بیٹی دینے سے انکار کیا۔

اسی طرح لڑکی بھی قبل البلوغت اور بعد البلوغت انکار کرتی رہی جس کی وجہ سے سعید اللہ کے گھر والوں نے سعید اللہ کے لے دوسری لڑکی کا انتخاب کیا اور اسی سے شادی کرائی دی۔

(یعنی بنت عبید اللہ کے انکار کے سبب سعید اللہ نے دوسری شادی کی) اور اب سعید اللہ شادی شدہ ہے۔

لیکن پھر شادی کے کچھ عرصے بعد سعید اللہ نے بنت عبید اللہ کو اپنی منکوحہ (حالانکہ بنت عبید اللہ نے اس نکاح کو قبول کرنے سے صراحتا والدین کی موجودگی میں انکار کیا ہے اور اب بھی انکار کر رہی ہے) یعنی بیوی ہونے کا دعوی کیا ہے اور کر رہا ہے، یہ ہی نہیں بلکہ اسی کے ساتھ ساتھ بنت عبید اللہ کیے لئے آنے والے دیگر رشتوں میں رکاوٹ بن کر دھمکی بھی دے رہے ہیں، جس کے سبب بنت عبید اللہ کو بہت پریشانی ہو رہی ہے، اور وہ اس مسئلے سے (جو غلام اللہ کے شادی کے دوران قاری عبید الرحمن نے سعید اللہ سے نکاح کی صورت میں کیا) مکمل طور پر آزادی چاہتی ہے۔

برائے رابطہ: 051-5139063 Taaleemotahqiq@gmail.com Email:fatwa@cer.edu.pk www.cer.edu.pk

جبکہ یہ مسئلہ دس بارہ سالوں سے اسی طرح معلق (لٹکا ہوا) ہے۔ جسکا کوئی حل نہ ہونے کی صورت میں مسلسل بنت عبید اللہ کیلئے پریشانی کا باعث بنی ہے، اوراس کے لیے دوسری جگہ شادی کرنے میں بھی رکاوٹ ہے۔

لہذا!

اب اس مسئلے کے بارے فقہا کرام سے گزارش ہے کہ اس متعلقہ مسئلہ کا شریعت کی روشنی میں ہمیں ایسا فتویٰ دیں جس کو پاکستانی قانون میں بھی اسے قبول ومنظور کیا جاتا ہو، نیز اس مسئلے سے نکلنے والے جزئیات کا بھی شرعی موقف مع دلائل درج کریں۔

اس مسئلے سے نکلنے والے چند جزئیات درج ذیل ہیں۔

1: کیا چچا نے لڑکی اور والدین کی اجازت کے بغیر جو نکاح کیا ہے۔ یہ شرعا منعقد ہوا ہے یا نہیں؟

2: کیا سعید اللہ کا یہ دعوی کہ (بنت عبید اللہ) میری بیوی ہے یہ درست ہے یا نہیں؟

3: کیا بنت عبید اللہ کا نکاح ہم دوسری جگہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

4: بنت عبید اللہ کو جب اپنی نکاح (جو چچا نے کیا تھا) ہونے کا علم ہوا تو انہوں نے صراحتا انکار کیا قبول کرنے سے قبل بلوغت بھی اور بعد بلوغت بھی اس کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

مندرجہ بالا صورتوں میں پاکستانی قانون کیا ہے کیا قانونا ایسا نکاح منعقد ہوتا ہے یا نہیں؟۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو۔

والسلام

ضیاء الرحمٰن عبید اخوانی

الجواب: حامدا ومصلیا

آپ کے سوالات کے جوابات بالترتیب حسب ذیل ہیں:

1۔ صورت مسؤلہ میں چونکہ لڑکی (بنت عبید اللہ) کا نکاح اس کے چچا (قاری عبید الرحمٰن) نے لڑکی کے والد (عبید اللہ) کے اجازت کے بغیر کیا ہے۔ اور قاری عبید الرحمٰن کا شمار لڑکی کے ولی ابعد میں ہوتا ہے لہذیہ نکاح لڑکی کے والد عبید اللہ کی اجازت پر موقوف تھا۔ اب اگر واقعی لڑکی کے والد عبید اللہ نے اس رشتہ سے انکار کیا ہے تو بنت عبید اللہ کا نکاح سعید اللہ سے منعقد ہی نہیں ہوا۔

برائے رابطہ: 051-5139063 Taaleemotahqiq@gmail.com Email:fatwa@cer.edu.pk www.cer.edu.pk

کیونکہ فقہی اصول ہے کہ ولی اقرب کی موجودگی میں ولی ابعد کا کیا ہوا نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے، اگر ولی اقرب اجازت دیے تو وہ نکاح منعقد ہو جاتا ہے اگر ولی اقرب انکار کر دے تو نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔

فتاوی شامی میں لکھا ہے:

فلو زوج الأبعد حال قيام الأقرب توقف على إجازته (الدر المختار، جلد2، ص432، باب الولی)

2- جز نمبر ایک کے جواب سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بنت عبید اللہ کا نکاح سعید اللہ سے منعقد نہیں ہوا لہذا سعید اللہ کا یہ دعویٰ کرنا کہ بنت عبید اللہ اس کی بیوی ہے شرعا درست نہیں ہے۔

3- جب سعید اللہ سے اس لڑکی کا نکاح منعقد ہی نہیں ہوا ہے تو اب بنت عبید اللہ کا نکاح کسی دوسری جگہ کر سکتے ہیں۔

4- آپ کے سوال میں مذکور ہے کہ ولد نے اس رشتہ سے انکار کر دیا تھا لہذا اس صورت میں نکاح منعقد ہی نہیں ہوا تو لڑکی کا بلوغت سے پہلے اور بلوغت کے بعد انکار کی اب ضرورت ہی نہیں رہی۔

5- ملکی قانون (قانون امتناع نکاح نابالغان 1929) کے مطابق نابالغ لڑکی اور لڑکے کا نکاح نہیں کرایا جاسکتا ہے، اسی طرح خیار بلوغ (Option of Puberty) ملکی قانون میں موجود ہے کہ جب لڑکی بالغ ہونے کے بعد انکار کرے اور اس کا ثبوت موجود ہو تو عدالت اس نکاح کا اعتبار نہیں کرتی۔

کتبہ: مفتی وصی الرحمٰن

رفیق دارالافتاء مرکز تعلیم و تحقیق اسلام آباد

رئیس دارالافتاء

مولانا ڈاکٹر حبیب الرحمٰن

برائے رابطہ: 051-5139063 Taaleemotahqiq@gmail.com Email:fatwa@cer.edu.pk www.cer.edu.pk